صرف احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

خطبہ نمبر 50

منگل 15 دسمبر 2015ء

FR-10

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

منگل 15 دسمبر 2015ء 3ربیع الاول 1437 ہجری 15 فتح 1394 ہش جلد 65-100 نمبر 284

عالمی برادری کے اصول سکھائے

پروفیسر کے ایس رام کرشنا راؤ ایک ہندو سکالر ہیں۔میسور (بھارت) کی یونیورسٹی میں شعبہ فلسفہ کے نگران رہے ہیں۔آنحضرت ﷺ کے بارہ میں لکھتے ہیں:۔

محمد (ﷺ) نے جو عالمی برادری کا اصول سکھایا اور انسانیت کی برابری کا جو درس آپؐ نے دیا، اس نے معاشرے میں انسانیت کا معیار بلند کرنے میں ایک بہت عظیم کردار ادا کیا۔اگرچہ تمام عظیم مذاہب نے بھی یہ اصول سکھایا ہے لیکن نبیٔ اسلام (ﷺ) نے اس خیال کو عملی جامہ پہنا کر دکھایا اور آپؐ کی اس کاوش کی حقیقی اہمیت شاید کسی ایسے وقت میں پہچانی جائے گی، جب ایک عالمی شعور اجاگر ہو اور نسلی تفاخر مٹ جائیں اور انسانی بھائی چارے کا ایک مضبوط نظریہ وجود میں آئے۔

("Muhammad The Prophet of Islam" by Prof K. S. Ramkrishna Rao published by Madhur Sandesh Sangam Dehli. 2010. Pg. 7)

حفاظت قرآن سے متعلق دینی تعلیم اور اپنے علم وعمل سے قرآن کی خوبیوں کو پیش کرنے کی تلقین

قرآن کریم دنیا میں امن وسلامتی کی ضمانت ہے اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے

دنیا کو آگ کے گڑھے سے بچانے کیلئے ہمیں اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا، اس کے آگے جھکنا اور اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہوگا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2015ء بمقام بیت الفتوح لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 11 دسمبر 2015ء کو بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے غیر اقوام کی طرف سے دین حق پر کئے جانے والے اس اعتراض کا جواب دیا کہ دین حق کی تعلیم میں جو جہاد اور بعض دوسرے سختی کرنے کے احکامات ہیں ان کی وجہ سے اس کے ماننے والے شدت پسند بنتے ہیں یا شدت پسندی کی طرف رجحان ہے۔ان کا کہنا ہے کہ جس طرح دوسرے مذاہب والوں نے اپنی تعلیم میں زمانے کی ضرورت اور حالات کے مطابق تبدیلیاں کر لی ہیں۔اس طرح اب قرآن کریم کو بھی اس زمانے کے مطابق احکامات کو ڈھالنے کی ضرورت ہے۔حضور انور نے فرمایا بہرحال اس سے یہ بات تو ثابت ہوگئی کہ ان کی تعلیم اب خدا کی بھیجی ہوئی نہیں رہی بلکہ انسانوں کی بنائی ہوئی تعلیم رہ گئی ہے۔کیونکہ ان تعلیموں کی حفاظت کا خدا تعالیٰ کا وعدہ نہیں تھا لیکن قرآن کریم میں جب اللہ تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا کہ اس ذکر یعنی قرآن کریم کو ہم نے ہی اتارا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے تو پھر اس کی حفاظت کے سامان بھی فرمائے۔یہ آیت صاف بتلا رہی ہے کہ ایک قوم پیدا ہوگی جو کہ اس ذکر قرآن کریم کو دنیا سے مٹانا چاہے گی، اس وقت خدا تعالیٰ آسمان سے اپنے کسی فرستادے کے ذریعے سے اس کی حفاظت کرے گا۔

حضور انور نے فرمایا کہ دین حق کی تعلیم تو امن اور سلامتی کی تعلیم ہے۔قرآن کریم کی روشنی میں ہی ہم نے یہ تعلیم دنیا کو دکھانی ہے۔ان کو یہ بتانا ہے کہ تم جو بغیر علم کے کہہ دیتے ہو کہ دین حق کی تعلیم میں شدت پسندی ہے اسی لئے اس کے ماننے والے شدت پسند بنتے ہیں، یہ تمہاری کم علمی اور جہالت ہے۔فرمایا کہ اس وقت دنیا کو دین کی حقیقی تصویر دکھانا بہت ضروری ہے۔ہر احمدی کا کام ہے کہ ہر طبقے اور ہر مزاج تک اس پیغام کو پہنچائیں۔حضور انور نے قرآن کریم سے بعض مثالیں بیان فرمائیں جو دین کی امن کی تعلیم کی خوبصورتی ظاہر کرتی ہیں۔حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ قرآن میں صاف حکم ہے کہ دین کے پھیلانے کیلئے تلوار مت اٹھاؤ اور دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرو اور نیک نمونوں سے اپنی طرف کھینچو اور یہ مت خیال کرو کہ ابتداء میں دین میں تلوار کا حکم ہوا کیونکہ وہ تلوار دین کو پھیلانے کے لئے نہیں کھینچی گئی تھی بلکہ دشمن کے حملوں سے اپنے آپ کو بچانے کے لئے یا امن قائم کرنے کیلئے کھینچی گئی تھی مگر دین کے لئے جبر کرنا کبھی مقصد نہ تھا۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہ ہر احمدی کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ دین کی ذاتی خوبیوں کو پیش کرنے کے لئے قرآن کریم کا علم حاصل کرے اور پھر اپنے نیک نمونے قائم کر کے دنیا کو اپنی طرف کھینچے اور یہی علم اور عمل ہے جس سے اس زمانے میں ہم حضرت مسیح موعود کی غلامی میں آتے ہوئے قرآن کریم اور دین حق کی حفاظت کے کام میں حصہ دار بن سکتے ہیں اور دنیا کو بتا سکتے ہیں کہ اگر دنیا میں حقیقی امن قائم کرنا ہے تو قرآن کریم کے ذریعہ ہی قائم ہو سکتا ہے۔حضور انور نے امن اور سلامتی سے متعلق قرآنی تعلیم بیان فرمائی اور فرمایا کہ صرف دین حق ہی ہے جو دنیا میں امن وسلامتی کی ضمانت بن سکتا ہے اور یہ صرف قرآن کریم ہی ہے جو امن وسلامتی پھیلانے اور شدت پسندی کے خاتمے کی تعلیم دیتا ہے۔پس اس تعلیم کا ادراک حاصل کرنے اور اس تعلیم کو اپنے اوپر لاگو کرنے کی ضرورت ہے۔فرمایا کہ قرآن کریم کی صحیح تفسیر اور تشریح ہی اس کی معنوی حفاظت بھی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں حضرت مسیح موعود کو بھیجا ہے اور ہمیں آپ کو ماننے کی توفیق دے کر اس کام کے لئے ہمیں بھی چن لیا ہے۔پس یہ خوبصورت تعلیم دنیا میں پھیلانے کا کام سرانجام دینا ہر احمدی کی ذمہ داری ہے۔دنیا اس وقت آگ کے گڑھے کے جس دہانے پر کھڑی ہے۔ایسے وقت میں دنیا کو اس آگ کے گڑھے میں گرنے سے بچانے کی کوشش کرنا اور امن و سلامتی دینے کا کام کرنا ایک احمدی کی ذمہ داری ہے۔اور اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے سب سے بڑی چیز اللہ تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا کرنا اور اس کے آگے جھکنا ہے، اس کا تقویٰ اختیار کرنا ہے، تبھی ہم اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بھی اور دنیا کو بھی امن وسلامتی دے سکتے ہیں۔حضور انور نے آخر پر مکرم عنایت اللہ احمدی صاحب مربی سلسلہ ریٹائرڈ کی نماز جنازہ حاضر اور مکرم مولوی بشیر احمد صاحب درویش قادیان اور مکرمہ سیدہ قانتہ بیگم صاحبہ اڑیسہ کی وفات پر مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

عورتوں کے حقوق

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت (دین حق) نے کی ہے ویسی کسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔مختصر الفاظ میں فرما دی ہے۔...... (البقرہ: 229) کہ جیسے مردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں ویسے ہی عورتوں کے مردوں پر ہیں، بعض لوگوں کا حال سنا جاتا ہے کہ ان بیچاریوں کو پاؤں کی جوتی کی طرح جانتے ہیں اور ذلیل ترین خدمات ان سے لیتے ہیں گالیاں دیتے ہیں حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں اور پردہ کے حکم ایسے ناجائز طریق برتتے ہیں کہ ان کو زندہ درگور کر دیتے ہیں۔

چاہئے کہ بیویوں سے خاوند کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔انسان کے اخلاقِ فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔اگر ان ہی سے اس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے۔......تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کیلئے اچھا ہے۔ (ڈائری حضرت مسیح موعود 7 مئی 1903ء)

(بسلسلہ تعمیل فیصلہ شوریٰ 2015ء

مرسلہ: نظارت اصلاح وارشاد مرکزیہ)

معلوماتی سیمینار

نظارت تعلیم کے تحت "Dr Salam's effort for the Unification of Forces" کے موضوع پر مورخہ 16 دسمبر 2015ء کو ایک معلوماتی سیمینار منعقد کیا جا رہا ہے۔اس سیمینار میں شمولیت کے خواہشمند طلباء و طالبات جلد از جلد اپنی رجسٹریشن درج ذیل ای میل ایڈریس پر یا بذریعہ فون کروالیں۔رجسٹریشن کروانے کی آخری تاریخ 15 دسمبر 2015ء ہے۔رجسٹریشن کروانے کے لئے کوائف نام، ایڈریس، فون نمبر اور ای میل درکار ہیں۔

Mob:03339791321، Tel:0476212473

Email:registration@njc.edu.pk

(نظارت تعلیم)

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ .... مطبع: ضیاء الاسلام پریس .... مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ .... قیمت 5 روپے

خطبہ جمعہ

افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد دعوت الی اللہ کا کام ہے۔ مربیان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں

جماعت احمدیہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر ابتلا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے

دنیا میں خیالات ایک دوسرے پر اثر کر رہے ہوتے ہیں مگر ان کا پتا نہیں لگتا۔ پس خاص طور پر نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کی دوستیاں، ان کا اٹھنا بیٹھنا ایسے لوگوں سے ہو جو اُن پر بد اثر نہ ڈالیں

اگر ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو جائے کہ بجائے اپنے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ سچائی پر قائم رہنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت کے لئے، اپنے ثواب پہنچانے کے لئے فائدہ مند ہوگی ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی بھی ہوگی اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی کا باعث بھی بنے گی

یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں

جو لوگ نکمّے بیٹھے رہتے ہیں بعض دوسرے ممالک میں، غریب ملکوں میں بھی اور یہاں بھی آ کر بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں وہ اگر ذرا بھی توجہ کریں تو کوئی نہ کوئی ہُنر اور کام سیکھ سکتے ہیں اور روپیہ کما سکتے ہیں بلکہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں خدمت خلق کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں

اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہو سکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے

حضرت مسیح موعود کی سیرت پر روشنی ڈالنے والے واقعات یا آپ کی بیان فرمودہ حکایات کا حضرت مصلح موعود کی تقاریر کے حوالہ سے تذکرہ اور ان واقعات و حکایات کی روشنی میں احباب جماعت کو اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 30۔ اکتوبر 2015ء بمطابق 30۔ اخاء 1394 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح لندن

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضرت مسیح موعود کے واقعات اور آپ کے حوالے سے جو آپ نے بعض حکایات بیان کیں ان کو حضرت مصلح موعود نے اپنی مختلف تقاریر میں بیان کیا ہوا ہے ان کو مختلف جگہوں سے لے کے میں آج بیان کروں گا۔ ہر واقعہ یا حکایت علیحدہ علیحدہ اپنے اندر ایک نصیحت کا پہلو رکھتی ہے۔ اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہ افراد جماعت کو اپنے علم میں اضافہ کرنا چاہئے۔ دینی علم رکھنے والے حالات حاضرہ سے بھی واقفیت رکھیں اور تاریخ سے بھی واقفیت رکھیں۔ خاص طور پر وہ جن کے سپرد (دعوت الی اللہ) کا کام ہے۔ مربیان ہیں، (-) ہیں ان کو چاہئے کہ خاص طور پر توجہ دیں۔ آج کل کی دنیا میں تو یہ معلومات فوری طور پر بڑی آسانی سے مہیا ہو جاتی ہیں۔ بہرحال ایک حکایت حضرت مسیح موعود کے حوالے سے حضرت مصلح موعود نے بیان فرمائی ہے جو علمی استعداد بڑھانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ موقع محل کے مطابق اپنی علمی صلاحیت کے اندر رہنے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور حقیقی بزرگی کے معیار کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔

آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود سے ہم نے یہ واقعہ سنا ہوا ہے۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ کوئی شخص تھا جو بڑا بزرگ کہلاتا تھا۔ کسی بادشاہ کا وزیر اتفاقاً اس کا معتقد ہو گیا اور اس نے ہر جگہ اس شخص کی بزرگی اور اس کی ولایت کا پروپیگنڈا شروع کر دیا اور یہ کہنا شروع کر دیا کہ وہ بڑے بزرگ اور خدا رسیدہ انسان ہیں۔ یہاں تک کہ اس نے بادشاہ کو بھی تحریک کی اور کہا کہ آپ ان کی ضرور زیارت کریں۔ چنانچہ بادشاہ نے کہا اچھا فلاں دن میں اس بزرگ کے پاس جاؤں گا۔ جو بنا ہوا بزرگ ہے یا جسے تم بزرگ کہتے ہو۔ بہرحال وزیر نے یہ بات فوراً اس بزرگ کو پہنچا دی اور کہا کہ بادشاہ فلاں دن آپ کے پاس آئے گا۔ آپ اس سے اس طرح باتیں کریں تا کہ اس پر اثر ہو جائے اور وہ بھی آپ کا معتقد ہو جائے۔ اگر بادشاہ معتقد ہو گیا تو پھر باقی رعایا بھی پوری توجہ دے گی۔ بہرحال آپ لکھتے ہیں کہ معلوم نہیں وہ بزرگ تھا یا نہیں مگر جو آگے واقعات ہیں ان سے یہ ضرور ظاہر ہوتا ہے کہ بیوقوف ضرور تھا۔ جب اسے اطلاع پہنچی کہ بادشاہ آنے والا ہے اور اس سے مجھے ایسے باتیں کرنی چاہئیں جن کا اس کی طبیعت پر اچھا اثر ہو تو اس نے اپنے ذہن میں کچھ باتیں سوچ لیں اور جب بادشاہ اس سے ملنے کے لئے آیا تو کہنے لگا۔ بادشاہ سلامت! آپ کو انصاف کرنا چاہئے۔ دیکھئے مسلمانوں میں سے جو سکندر نامی بادشاہ گزرا ہے وہ کیسا عادل اور منصف تھا اور اس کا آج تک کتنا شہرہ ہے۔ حالانکہ سکندر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے سینکڑوں سال پہلے بلکہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے بھی پہلے ہو چکا تھا مگر اس نے سکندر کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بعد کا بادشاہ قرار دے کر اسے مسلمان بادشاہ قرار دے دیا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی سینکڑوں سال بعد ہوا تھا کیونکہ سکندر خلافت اربعہ کے زمانے میں تو ہو نہیں سکتا تھا کیونکہ اس وقت خلفاء کی حکومت تھی۔ حضرت معاویہ کے زمانے میں بھی نہیں ہو سکتا تھا

کیونکہ اس وقت حضرت معاویہ تمام دنیا کے بادشاہ تھے۔ بنوعباس کے ابتدائی ایام خلافت میں بھی نہیں ہوسکتا تھا کیونکہ اس وقت بھی وہی رُوئے زمین کے حکمران تھے۔ پس اگر سکندر مسلمان تھا تو وہ چوتھی پانچویں صدی ہجری کا بادشاہ ہوسکتا ہے حالانکہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سینکڑوں سال پہلے گزرا ہے۔ تو وہ جو سینکڑوں سال پہلے کا بادشاہ تھا اسے اس شخص نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی امت میں سے قرار دیا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس نے بادشاہ پہ اثر تو کیا ڈالنا تھا، بادشاہ اس سے سخت بدظن ہوگیا اور فوراً اٹھ کر چلا آیا۔ تو حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ تاریخ دانی بزرگی کے لئے شرط نہیں ہے مگر یہ مصیبت تو اس خود ساختہ بزرگ نے خود اپنے اوپر سہیڑی۔ اسے کس نے کہا تھا کہ وہ تاریخ میں دخل دینا شروع کردے۔'' (ماخوذ از خطبات محمود جلد 19 صفحہ 631 تا 633)

تو اس لئے علم صحیح ہونا چاہئے اور جو بھی بات انسان کرے اس کے بارے میں یہ تسلی ہونی چاہئے کہ اگر وہ تاریخی لحاظ سے ہے تو تاریخ کا صحیح علم ہو اور کوئی علمی بات ہو تو اس کا صحیح علم ہو۔ اس شخص کو اس کی نفس کی خواہش نے ہلاک کردیا۔ جب انسان سچائی سے ہٹ کر نام نہاد بزرگی اور علم کا چولہ پہنے یا اس کو پہننے کی کوشش کرتا ہے تو پھر اسی طرح ذلیل ہوتا ہے یہی انجام ہوتا ہے۔

پھر ایک جگہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کے حوالے سے حضرت مسیح موعود کے دل کی نرمی اور امت کے لئے درد بلکہ انسانیت کے لئے بھی درد کا واقعہ بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود نے فرمایا کہ کسی کو بددعا دینے کی لوگوں کو بڑی جلدی ہوتی ہے۔ **ہمارا یہی اصول ہونا چاہئے کہ ہم کسی کے لئے بددعا نہ کریں بلکہ** ہمیں اپنے مخالفین کے لئے دعا کرنی چاہئے۔ آخر انہوں نے ہی ایمان لانا ہے۔ مولوی عبدالکریم صاحب فرمایا کرتے تھے کہ میں چوبارے میں رہتا تھا۔ حضرت مسیح موعود کے کمرے کے اوپر آپ نے ان کے لئے ایک اور کمرہ بنوایا تھا اور اوپر رہتے تھے۔ حضرت مسیح موعود مکان کے نچلے حصے میں تھے کہ ایک رات نچلے حصے سے مجھے اس طرح رونے کی آواز آئی جیسے کوئی عورت دردِزہ کی وجہ سے چلاتی ہو۔ مجھے تعجب ہوا اور میں نے کان لگا کر آواز کو سنا تو معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود دعا کر رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں کہ اے خدا! طاعون پڑی ہوئی ہے اور لوگ اس کی وجہ سے مر رہے ہیں۔ اے خدا! اگر یہ سب لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔

اب دیکھو طاعون وہ نشان تھا جس کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی تھی۔ طاعون کے نشان کا حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں سے بھی پتا چلتا ہے۔ لیکن جب طاعون آتی ہے تو وہی شخص جس کی صداقت کو ظاہر کرنے کے لئے طاعون آتی ہے خدا تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاتا ہے اور کہتا ہے کہ اے اللہ! اگر یہ لوگ مر گئے تو تجھ پر ایمان کون لائے گا۔ پس مومن کو عام لوگوں کے لئے بددعا نہیں کرنی چاہئے کیونکہ وہ انہی کے بچانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ ایک مومن دنیا کو بچانے کے لئے کھڑا ہوتا ہے۔ اگر وہ ان کے لئے بددعا کرے گا تو وہ کس کو بچائے گا؟ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ (دین) کو بچائے۔ احمدیت قائم ہی اس لئے ہوئی ہے کہ وہ (-) کو بچائے اور ان کی عظمت انہیں واپس دلائے۔ بنواُمیّہ کے زمانے میں مسلمانوں کو جو شوکت اور عظمت حاصل تھی حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں آج وہی شوکت وعظمت احمدیت (-) کو اس شرط کے ساتھ دینا چاہتی ہے کہ بنوعباس اور بنواُمیّہ کی خرابیاں ان میں نہ آئیں۔

پس جن لوگوں کو اعلیٰ مقام تک پہنچانے کے لئے ہمیں کھڑا کیا گیا ہے ان کے لئے ہم بددعا کیسے کرسکتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ

اے دل تو نیز خاطر ایناں نگاہ دار　　　کاخر کنند دعوئے حبّ پیمبرمؐ

کہ اے میرے دل تو ان لوگوں کے خیالات، جذبات اور احساسات کا خیال رکھا کرتا ان کے دل میلے نہ ہوں۔ یہ نہ ہو کہ تنگ آکر تو بددعا کرنے لگ جائے۔ یعنی اپنے آپ کو کہہ رہے ہیں۔ آخر ان کو تیرے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ہے اور اسی محبت کی وجہ سے جو نہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے یہ تمہیں گالیاں دیتے ہیں۔ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 33 صفحہ 221-222)

پس عوام الناس تو لاعلم ہے۔ ان کو جو مولوی پڑھاتے ہیں وہ آگے اس کا اظہار کردیتے ہیں۔ آج بھی کئی احمدی اپنے واقعات بھیجتے ہیں کہ جب کسی طرح احمدیت کی حقیقت مخالفین کو بتائی گئی یا کسی شخص کو بتائی گئی جو مخالف تھا تو اس کی کایا پلٹ گئی۔ اسی طرح مجھے بھی بعض غیر از جماعت خط لکھتے ہیں کہ کس طرح ان کو احمدیت کی حقیقت معلوم ہوئی اور اب ہمیں پتا چلا ہے کہ مولوی ہمیں کس طرح گمراہ کررہے تھے۔ افریقہ میں کئی ایسے واقعات ہیں جہاں بعد میں جماعتیں قائم ہوئیں اور انہوں نے اظہار کیا کہ ہمیں مولویوں نے غلط رنگ میں احمدیت کے بارے میں بتایا تھا۔ پس ہماری دعا یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ امّت کو غلط لیڈروں سے بچائے اور عوام الناس کو حق پہچاننے کی توفیق عطا فرمائے۔

پھر اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ حقیقی (مومن) کے لئے یہ مقدر ہے کہ مصائب اور مشکلات اور خطرات پیدا ہوں تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے بہتری کے سامان پیدا فرماتا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔ حضرت مولانا روم کا شعر ہے کہ

ہَر بَلاکِیں قوم رَا اُو دَادَہ است　　　زیرِ آں یَکْ گنجْ ھَا بِنِہادَہ است

کہ اس خدا نے قوم پر جو بھی مشکل ڈالی اس کے نیچے اس نے ایک بہت بڑا خزانہ رکھا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس کو پڑھ کر ہمیشہ حضرت مسیح موعود بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی قوم یا جماعت واقع میں مسلمان بن جائے تو اس کے تمام مصائب اور تمام خطرات جن میں وہ گرفتار ہو اس کے لئے موجب نجات وترقی ہو جاتے ہیں اور اس پر کوئی مصیبت نہیں آتی جس کا نتیجہ اس کے لئے سکھ نہیں ہوتا۔ یعنی ہر مصیبت جو آتی ہے ہر مشکل جو آتی ہے اس کے پیچھے سُکھ اور آسانیاں ہوتی ہیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 9 صفحہ 166-167)

...... ہمارے لئے اگر مشکلات کھڑی ہوتی ہیں تو مستقبل کی خوشخبریاں دینے کے لئے ہیں اور یہ سچائی کو ماپنے کا بہت بڑا معیار ہے کہ مشکلات کے بعد سکھ آتے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی تاریخ اس پر گواہ ہے کہ ہر ابتلا ہمارے لئے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ترقی کے سامان لے کر آتا ہے۔

پھر اس بات کو بیان فرماتے ہوئے کہ بدخیالات کا اثر بغیر ظاہری اسباب کے صرف صحبت سے بھی ہوجاتا ہے۔ کوئی کسی کو کسی برائی میں پڑنے کی ترغیب دے یا نہ دے اگر کسی برے کی صحبت میں انسان وقت گزار رہا ہو تو وہ برائی لاشعوری طور پر اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ برے انسان کا اثر لاشعوری طور پر اس پر ہو رہا ہوتا ہے۔ اس بات کو بیان فرماتے ہوئے آپ بیان فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک سکھ طالبعلم نے جو گورنمنٹ کالج میں پڑھتا تھا اور حضرت مسیح موعود سے اخلاص کا تعلق رکھتا تھا حضرت صاحب کو کہلا بھیجا یا دوسری روایت میں ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے ذریعہ سے کہلا کے بھیجا (ماخوذ از اپنے اندر یکجہتی پیدا کرو......) کہ پہلے مجھے خدا پر یقین تھا مگر اب میرے دل میں اس کے متعلق شکوک پڑنے لگ گئے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اسے کہلا بھیجا کہ جہاں تم کالج میں جس سیٹ پر بیٹھتے ہو اس جگہ کو بدل لو۔ چنانچہ اس نے جگہ بدل لی اور پھر بتایا کہ اب خدا تعالیٰ کے بارے میں کوئی شک پیدا نہیں ہوتا۔ جب یہ بات حضرت صاحب کو سنائی گئی تو آپ نے فرمایا کہ اس پر ایک شخص کا اثر پڑ رہا تھا جو اس کے پاس بیٹھتا تھا اور وہ دہریہ تھا۔ جب جگہ بدلی تو اس کا اثر پڑنا بند ہو گیا اور شکوک بھی نہ رہے۔ تو برے آدمی کے پاس بیٹھنے سے بھی بلا اس کے کہ وہ کوئی لفظ کہے اثر پڑتا ہے اور اچھے آدمی کے پاس بیٹھنے سے بلا اس کے کہ وہ کچھ کہے اچھا اثر پڑتا ہے۔''

(ماخوذ از ملائکۃ اللہ)

پس دنیا میں خیالات ایک دوسرے پر اثر کر رہے ہوتے ہیں مگر ان کا پتا نہیں لگتا۔ پس خاص طور پر نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے کہ ان کی دوستیاں، ان کا اٹھنا بیٹھنا، ایسے لوگوں سے ہو جو اُن پر برا اثر نہ ڈالیں۔ اسی طرح ٹی وی پروگرام ہیں۔ اس بارے میں بڑوں کو بھی یاد رکھنا چاہئے کہ وہ بچوں کو برے پروگرام دیکھنے سے روکتے ہیں تو وہ اگر بچوں کو ایسے پروگرام نہ بھی دیکھنے دیں جو بچوں کے اخلاق پر برا اثر ڈالتے ہیں یا پروگراموں میں یہ لکھا ہوتا ہے کہ یہ بچوں کی عمر کے لئے نہیں ہیں، اس عمر کے بچوں کے لئے نہیں لیکن خود گھروں میں اگر ماں باپ دیکھ رہے ہوں تو ایک تو یہ بات ہے کہ کبھی نہ کبھی بچوں کی نظر اس پروگرام پر پڑ جاتی ہے جب ماں باپ دیکھ رہے ہوں۔ دوسرے لاشعوری طور پر

ماحول کا بھی اثر ہو رہا ہوتا ہے اور بچوں کی تربیت بھی خراب ہو رہی ہوتی ہے۔ ایسے ماں باپ جو ایسے پروگرام دیکھتے ہیں یہ تو ہو نہیں سکتا کہ وہ خود یہ پروگرام دیکھنے کے بعد بالکل تقویٰ کے اعلیٰ معیاروں پر قائم ہوں۔ بعض دیر تک دیکھتے ہیں اور پھر صبح فجر پہ نمازوں کے لئے بھی نہیں جاگتے۔ پس والدین کا بھی فرض ہے کہ اپنے گھر کے ماحول کو پاک صاف رکھیں کیونکہ لاشعوری طور پر ان چیزوں کا بھی بچوں پر اثر پڑتا ہے اور تربیت پر اثر پڑتا ہے۔

حضرت مصلح موعود ایک جگہ بیان فرماتے ہیں کہ دعا کے لئے تعلق کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت مسیح موعود بعض لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ تم ایک نذر مقرر کرو میں دعا کروں گا۔ یہ طریق اس لئے اختیار کرتے تھے کہ تعلق بڑھے۔ اس کے لئے حضرت صاحب نے بارہا ایک حکایت سنائی ہے کہ ایک بزرگ سے کوئی شخص دعا کرانے گیا۔ اس کے مکان کا قبالہ گم ہو گیا تھا۔ مکان کے جو کاغذات تھے وہ گم گئے تھے۔ اس نے کہا مَیں دعا کروں گا پہلے میرے لئے حلوہ لاؤ۔ وہ شخص حیران تو ہوا کہ میں دعا کے لئے گیا ہوں اور یہ مجھے حلوہ کا کہہ رہے ہیں۔ مگر بہر حال اس کو دعا کی ضرورت تھی حلوہ لینے چلا گیا اور حلوائی کی دکان سے حلوہ لیا۔ اور جب حلوہ اس نے لیا اور حلوائی اس کو ایک کاغذ میں ڈال کر دینے لگا جو کاغذ حلوائی کے پاس پڑا ہوا تھا تو اس نے شور مچا دیا کہ اس کاغذ کو نہ پھاڑنا۔ یہی تو میرے مکان کے کاغذات ہیں۔ اسی کے لئے تو میں دعا کروانا چاہتا تھا۔ غرض وہ حلوہ لے کر گیا اور بتایا کہ مجھے قبالہ یا وہ کاغذات مل گئے ہیں تو اس بزرگ نے کہا کہ میری غرض حلوہ سے صرف یہ تھی کہ تمہارے سے ایک تعلق پیدا ہو اور وہ تعلق دعا کے لئے تو پیدا ہونا ہی تھا تمہیں ظاہری فائدہ بھی ہو گیا۔

(ماخوذ از منصب خلافت)

تو بہت سے ایسے واقعات حضرت مسیح موعود کے حوالے سے ملتے ہیں جب کسی مخلص کے کاروبار کی بہتری یا اس کی صحت کے لئے حضرت مسیح موعود نے خاص درد کے ساتھ اس لئے دعا کی کہ وہ آپ کے مشن، آپ کے اشاعت (دین) کے کاموں کے لئے مالی مدد بہت زیادہ کرتے تھے یا غیر معمولی کرتے تھے۔ پس ان قربانیوں کی وجہ سے خاص تعلق ان سے پیدا ہو گیا تھا۔

نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی تلقین کرتے ہوئے ایک دفعہ آپ نے حضرت مسیح موعود کے حوالے سے بیان کیا کہ حضرت مسیح موعود دو صحابیوں کے بارے میں سناتے تھے۔ ایک صحابی بازار میں گھوڑا بیچنے کے لئے لایا۔ دوسرے نے اس سے قیمت دریافت کی۔ اس نے کچھ بتائی لیکن خریدنے والے نے کہا نہیں اس کی قیمت یہ ہے اور جو اس نے بتائی وہ بیچنے والے کی بتائی ہوئی قیمت سے زیادہ تھی۔ لیکن بیچنے والا کہے کہ مَیں وہی قیمت لوں گا جو مَیں نے بتائی ہے اور خریدنے والا یہ کہہ رہا تھا کہ میں وہی قیمت دوں گا جو مَیں نے قرار دی ہے۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ یہ تو صحابہ کا ایک معمولی واقعہ ہے۔ ان کی دیانت کا، ایمانداری کا یہ معیار تو ایک معمولی واقعہ ہے۔ وہ لوگ تو ہر ایک نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے بڑھنا چاہتے تھے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم نیکی میں ایک دوسرے سے بڑھو۔ اگر ایک دین کا کوئی کام کرے تو تم کوشش کرو کہ اس سے بھی بڑھ کر کرو اور دوسرے کے مقابلے میں اپنے نفس کو قربان کرو۔" (ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 445)

اگر ہم میں سے ہر ایک کی یہ سوچ ہو جائے کہ بجائے اپنے دنیاوی مفادات حاصل کرنے کے وہ نیکی میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں۔ سچائی پر قائم رہنے میں ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں تو جہاں یہ بات ہماری اپنی تربیت کے لئے، اپنے ثواب پہنچانے کے لئے فائدہ مند ہو گی ہماری نسلوں کی تربیت کرنے والی بھی ہو گی اور اس کے ساتھ ہی جماعت کی ترقی کا بھی باعث بنے گی۔ پس یہ ایمانداری کے معیار ہیں جو ہمیں قائم رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

پھر ایک اور اہم بات جس کی طرف ہر احمدی کو توجہ دینی چاہئے، یہ ہے کہ ہمیشہ یہ یاد رکھیں کہ تمام خوبیوں کی مالک صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ اسی طرح کسی کو ہدایت دینا بھی اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد ایک کام کیا ہے کہ ہدایت کی اشاعت کرو۔ پیغام پہنچاؤ۔ لیکن ہدایت دینا یہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ ہمیں جس حد تک ممکن ہو اپنی تمام تر صلاحیتوں کے ساتھ اس کام کو کرنا چاہئے اور نتائج پھر اللہ تعالیٰ خود عطا فرماتا ہے۔ یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہئے کہ اگر فلاں شخص ہدایت پا جائے اور احمدی ہو جائے تو جماعت ترقی کرے گی۔ بعض دفعہ لوگ کہتے ہیں کہ فلاں فلاں شخص احمدی ہو جائے تو یہ احمدیت کی ترقی ہو گی اور ہم بھی احمدی ہو جائیں گے۔

حضرت مصلح موعود اس بارے میں ایک جگہ فرماتے ہیں کہ بعض لوگ حضرت مسیح موعود کے پاس آتے اور کہتے کہ ہمارے گاؤں میں فلاں شخص ہے اگر وہ احمدی ہو جائے تو ہم گاؤں کے لوگ احمدی ہو جائیں گے حالانکہ ان کا یہ خیال صحیح نہیں ہوتا کیونکہ اگر وہ شخص مان بھی لے تب بھی بہت سے ایسے ہوتے ہیں جو نہیں مانتے اور تکذیب سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ ایک گاؤں میں تین مولوی تھے وہاں کے لوگ کہتے تھے کہ اگر ان میں سے کوئی مرزا صاحب کو مان لے تو ہم سب کے سب مان لیں گے۔ ان میں سے ایک نے بیعت کر لی۔ (اللہ تعالیٰ نے اس پر فضل کیا اور اس نے بیعت کر لی) تو سب لوگوں نے کہہ دیا کہ ایک نے مان لیا تو کیا ہوا۔ اس کی تو عقل ماری گئی ہے۔ ابھی دو نے نہیں مانا۔ دوسرے دو تو ایسے ہی ہیں ناں جنہوں نے نہیں مانا۔ یہ تین ہمارے ایسے بزرگ ہیں اور پڑھے لکھے لوگ ہیں اگر یہ مان لیں تو مانے جائیں گے۔ ایک نے مانا ہے تو کیا پتا اس کی عقل ماری گئی ہو۔ پھر ایک اور نے بیعت کر لی۔ پھر مخالفین نے یہی کہا کہ ان دونوں (-) کا کیا ہے، یہ تو بیوقوف لوگ ہیں۔ ایک نے ابھی تک بیعت نہیں کی اس لئے ہم نہیں مانتے۔ تو ایسے واقعات ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں لیکن جن لوگوں کا تجربہ وسیع نہیں ہوتا وہ اسی دُھن میں لگے رہتے ہیں کہ فلاں شخص مان لے تو سب لوگ مان لیں گے مگر اکثر ایسا نہیں ہوتا۔" (ماخوذ از خطبات محمود جلد 5 صفحہ 450-451)

پس ہماری توجہ اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کی طرف ہونی چاہئے۔ ہمارا انحصار اللہ تعالیٰ پر ہونا چاہئے اور جو کام ہم نے کرنا ہے اس کو کرنا چاہئے نہ کہ لوگوں کی طرف ہم نظر رکھیں۔ بہت سارے لوگ ہیں جن پر بعض لوگ بعض دفعہ انحصار کرتے ہیں لیکن وہ جن پر انحصار کیا جا رہا ہوتا ہے وہ خود ہی بعض دفعہ مشکل اور ابتلا میں آ جاتے ہیں۔ بعض دفعہ لوگ مجھے لکھتے ہیں کہ فلاں شخص نے اس کے لئے یہ شرائط کہی ہیں۔ اس کے لئے دعا کریں کہ اس کی یہ شرطیں پوری ہو جائیں تو وہ احمدی ہو جائے گا اور جب وہ احمدی ہو جائے گا تو ہمارے علاقے میں انقلاب آ جائے گا۔ حالانکہ اس کا کوئی تعلق نہیں ہے۔ اس لئے یہ دعا کرنی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگ جماعت کو عطا فرمائے جو اخلاص و وفا میں بڑھنے والے ہوں اور دینی ترقی میں آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔

حضرت مسیح موعود کو انسانیت کو گمراہی سے بچانے کے لئے کتنا درد تھا اس کی ایک مثال دیتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کے زمانے میں ایک اَن پڑھ اور ادنیٰ عورت آئی۔ وہاں ہندوستان میں تو ذاتوں کا بڑا دیکھا جاتا ہے۔ تو بڑی ادنیٰ ذات کی عورت تھی اور کہنے لگی کہ حضور میرا بیٹا عیسائی ہو گیا۔ آپ دعا کریں کہ وہ...... ہو جائے۔ آپ نے فرمایا تم اسے میرے پاس بھیجا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ کی باتیں سنا کرے۔ وہ بیمار تھا اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس علاج کے لئے آیا ہوا تھا۔ کیونکہ وہ قادیان میں تھا تو آپ نے فرمایا کہ ٹھیک ہے علاج کروا رہا ہے۔ اس کو میرے پاس بھی بھیج دیا کرو۔ آپ فرماتے ہیں اس لڑکے کو سِل کی بیماری تھی (یعنی ٹی بی کی بیماری تھی۔) چنانچہ جب وہ حضرت مسیح موعود کے پاس آتا تو اسے نصیحت کرتے رہے اور (دین) کی باتیں سمجھاتے رہے لیکن عیسائیت اس کے اندر اتنی راسخ ہو چکی تھی کہ جب آپ کی باتوں کا اثر اس کے دل پر ہونے لگا تو اس نے خیال کیا کہ میں کہیں (-) ہی نہ ہو جاؤں۔ چنانچہ ایک رات وہ اپنی ماں کو غافل پا کر بٹالہ کی طرف بھاگ گیا۔ رات کو گھر سے، قادیان سے دوڑ گیا۔ اور بٹالہ میں جہاں عیسائیوں کا مشن تھا وہاں چلا گیا۔ جب اس کی ماں کو پتا لگا تو وہ راتوں رات بٹالہ پیدل گئی اور اسے پکڑ کر پھر قادیان واپس لے آئی۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ وہ عورت حضرت مسیح موعود کے پَیروں پر گر جاتی تھی اور کہتی تھی مجھے اپنا بیٹا پیارا نہیں مجھے (دین) پیارا ہے۔ میرا یہ اکلوتا بیٹا ہے مگر میری خواہش یہ ہے کہ یہ (-) ہو جائے پھر بیشک مر جائے۔ جو بیماری ہے اس سے اگر نہیں بچتا تو مجھے کوئی افسوس نہیں ہو گا۔ چنانچہ خدا تعالیٰ نے اس عورت کی التجا قبول کر لی اور

وہ لڑکا (-) ہوگیا اور (دین) لانے کے چند دن بعد (بیچارہ) فوت بھی ہوگیا۔

(ماخوذ از الفضل 10 فروری 1959ء صفحہ 3 جلد 48/13 نمبر 35)

اس عورت کو بھی یہ پتا تھا کہ اگر دین میں واپس لانے کے لئے کوئی آخری حیلہ، انسانی وسیلہ ہوسکتا ہے تو وہ حضرت مسیح موعود ہی ہیں کیونکہ انہی میں (دین) کا حقیقی درد ہے اور وہی حقیقی درد کے ساتھ دوسرے کو پیغام بھی پہنچا سکتے ہیں، (دعوت الی اللہ) بھی کر سکتے ہیں، قائل بھی کر سکتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود کے اصلاح کے طریق کا ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔ اب اصلاح میں بھی بعض لوگ بعض دفعہ غلط رنگ میں ایسی بات کہہ دیتے ہیں کہ لوگ بجائے اصلاح کے بگڑ جاتے ہیں۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں ''حضرت صاحب کی اصلاح کا طرز بڑا لطیف اور عجیب تھا۔ ایک شخص آپ کے پاس آیا۔ اس کے پاس وسائل کی کمی تھی۔ وہ باتوں باتوں میں یہ بیان کرنے لگا کہ اس کمی کی وجہ سے ریلوے ٹکٹ میں اس رعایت کے ساتھ آیا ہوں اور وہ طریقہ شاید کچھ غلط طریقہ تھا۔ آپ نے ایک روپیہ اس کو دے دیا (اس زمانے میں روپے کی بڑی ویلیو تھی) اور مسکراتے ہوئے فرمایا کہ امید ہے جاتے ہوئے ایسا کرنے کی تمہیں ضرورت نہیں پڑے گی۔'' اس کو یہ بھی سمجھا دیا کہ جو جائز چیز ہے اس کو ہمیشہ کرنا چاہئے۔ (ماخوذ از جماعت قادیان کو نصائح)

پھر افراد جماعت کو ہنر سیکھنے اور محنت کرنے کی طرف حضرت مصلح موعود نے بہت توجہ دلائی ہے۔

حضرت مسیح موعود کے زمانے کا ایک واقعہ اس کی طرف توجہ دلاتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ ایک معمولی سمجھ بوجھ رکھنے والے نوجوان تھا اور حضرت مسیح موعود کے پاس رہتا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ''مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود کے پاس ایک لڑکا تھا جس کا نام فجّا تھا۔ اسے آپ نے کسی معمار کے ساتھ لگا دیا اور تھوڑے ہی عرصے کے بعد وہ معمار بن گیا۔ آپ فرماتے ہیں کہ اس میں سمجھ بہت کم تھی مگر مخلص اور دیندار تھا۔ وہ غیر احمدی ہونے کی حالت میں آیا تھا اور بعد میں احمدی ہوگیا تھا۔ اس کی عقل کا (یعنی معمولی عقل کا جو واقعہ ہے وہ آپ یہ بیان فرماتے ہیں کہ) یہ حال تھا کہ ایک دفعہ بعض مہمان آئے۔ اس وقت لنگر خانے کا کام علیحدہ نہیں تھا۔ شروع شروع کی بات تھی تو حضرت مسیح موعود کے گھر ہی سے مہمانوں کے لئے کھانا جاتا تھا۔ شیخ رحمت اللہ صاحب، ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب، خواجہ کمال الدین صاحب، قریشی محمد حسین صاحب موجد مفرّح عنبری قادیان آئے اور ایک دوست اَور بھی تھے۔ حضرت مسیح موعود نے ان کے لئے چائے تیار کروائی اور فجّے کو کہا کہ ان مہمانوں کو چائے پلا آئے اور اس خیال سے کہ وہ کسی کو چائے دینا بھول نہ جائے حضرت مسیح موعود نے بڑی تاکید کی کہ دیکھو پانچوں کو چائے دینی ہے۔ یہ نہ ہو کسی کو بھول جاؤ۔ حضرت مسیح موعود کے ایک اَور پرانے ملازم چراغ تھے ان کو بھی آپ نے ساتھ کر دیا اور جب یہ دونوں چائے لے کر گئے تو پتا لگا کہ وہ جہاں باہر کمرے میں تھے وہاں نہیں بیٹھے ہوئے بلکہ وہ تو سارے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے پاس ان کی ملاقات کے لئے چلے گئے تھے۔ چنانچہ وہ چائے لے کر یہ لوگ وہاں پہنچ گئے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ چراغ تو پرانا ملازم تھا اس نے پہلے چائے کی پیالی حضرت خلیفۃ المسیح الاول کے سامنے رکھی کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الاول کی بزرگی اور حفظ مراتب کا خیال تھا۔ اس لئے انہوں نے ان کے سامنے رکھی۔ لیکن فجّے صاحب نے ہاتھ پکڑ لیا اور کہا کہ حضرت مسیح موعود نے ان کا نام نہیں لیا تھا۔ چراغ نے اسے آنکھ سے اشارہ کیا اور کہنی ماری اور یہ بات سمجھانے کی کوشش کی کہ بیشک آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الاول کا نام نہیں لیا تھا لیکن آپ ان سب سے زیادہ معزز ہیں اس لئے چائے پہلے آپ کے سامنے ہی رکھنی چاہئے۔ لیکن وہ یہی بات کہے جاتا تھا کہ حضرت صاحب نے صرف پانچ کے نام لئے تھے ان کا نام نہیں لیا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں گویا ان کا عقل کا معیار اس قدر تھا کہ اتنی بات بھی نہیں سمجھ سکتے تھے۔ لیکن وہ جب معمار کے ساتھ لگایا گیا تو معمار بن گئے۔''

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 35 صفحہ 289-290)

پس حضرت مصلح موعود اس طرف توجہ دلاتے ہیں کہ جو لوگ نکمے بیٹھے رہتے ہیں **بعض دوسرے ممالک میں، غریب ملکوں میں بھی اور یہاں بھی آ کر بعض لوگ بیٹھے رہتے ہیں وہ اگر ذرا بھی توجہ کریں تو کوئی نہ کوئی ہنر اور کام سیکھ سکتے ہیں اور روپیہ کما سکتے ہیں بلکہ رفاہِ عامہ کے کاموں میں، خدمتِ خلق کے کاموں میں بھی حصہ لے سکتے ہیں۔**

خدا تعالیٰ کے لئے حضرت مسیح موعود کی غیرت کا ذکر کرتے ہوئے ایک واقعہ بیان فرماتے ہیں کہتے ہیں کہ یہاں ایک شخص تھے بعد میں وہ بہت مخلص احمدی ہوگئے اور حضرت صاحب سے ان کا بڑا تعلق تھا مگر احمدی ہونے سے قبل حضرت صاحب ان سے بیس سال تک ناراض رہے۔ وجہ یہ کہ حضرت صاحب کو ان کی ایک بات سے سخت انقباض ہوگیا اور وہ اس طرح کہ ان کا ایک لڑکا مر گیا (فوت ہوگیا۔) حضرت صاحب اپنے بھائی کے ساتھ ان کے ہاں ماتم پرسی کے لئے گئے۔ ان میں قاعدہ تھا کہ جب کوئی شخص آتا اور اس سے ان کے بہت دوستانہ تعلقات ہوتے تو اس سے بغلگیر ہو کر روتے اور چیخیں مارتے۔ اسی کے مطابق انہوں نے حضرت صاحب کے بڑے بھائی سے بغلگیر ہو کر روتے ہوئے کہا کہ خدا نے مجھ پر بڑا ظلم کیا ہے۔ نعوذ باللہ۔ یہ سن کر حضرت صاحب کو ایسی نفرت ہوگئی کہ ان کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتے تھے۔ بعد میں خدا تعالیٰ نے اس شخص کو توفیق دی اور وہ ان جہالتوں سے نکل آئے اور احمدیت قبول کر لی۔'' (ماخوذ از تقدیر الٰہی)

حضرت مصلح موعود ہستی باری تعالیٰ کے متعلق حضرت مسیح موعود کا ایک واقعہ سنایا کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ ''حضرت میر محمد اسماعیل صاحب کے ساتھ ایک دہریہ پڑھا کرتا تھا۔ یعنی ہستی باری تعالیٰ کا کیا ثبوت ہے اس کے بارے میں بیان فرما رہے ہیں کہ ایک دفعہ زلزلہ جو آیا تو اس کے منہ سے بے اختیار 'رام رام' نکل گیا۔ پہلے ہندو تھا۔ دہریہ ہوگیا تو میر صاحب نے جب اس سے پوچھا کہ تم تو خدا کے منکر ہو پھر تم نے رام رام کیوں کہا۔ کہنے لگا غلطی ہوگئی۔ یونہی منہ سے نکل گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ مگر اصل بات یہ ہے دہریے جہالت پر ہوتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے ماننے والے علم پر۔ اس لئے مرتے وقت یا خوف کے وقت دہریہ کہتا ہے کہ ممکن ہے مَیں ہی غلطی پر ہوں۔ ورنہ اگر وہ علم پر ہوتا تو اس کے بجائے یہ ہوتا کہ مرتے وقت دہریہ دوسروں کو کہتا کہ خدا کے وہم کو چھوڑ دو کوئی خدا نہیں۔ مگر اس کے الٹ نظارے نظر آتے ہیں۔ پس خدا تعالیٰ کی ہستی کی یہ بہت زبردست دلیل ہے کہ ہر قوم میں یہ خیال پایا جاتا ہے۔'' (ماخوذ از ہستی باری تعالیٰ)

حضرت مسیح موعود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی تائید اور نصرت پر آپ کی دلی کیفیت کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود ایک جگہ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی اس حالت اور اس کیفیت کا اندازہ اس نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو آپ نے اپنی ایک پرائیویٹ نوٹ بک میں لکھا اور جسے مَیں نے نوٹ بک سے لے کر شائع کر دیا۔ وہ تحریر آپ نے دنیا کو دکھانے کے لئے نہ لکھی تھی کہ کوئی اس میں کسی قسم کا تکلّف اور بناوٹ خیال کر سکے۔ وہ ایک سرگوشی تھی اپنے ربّ کے ساتھ اور وہ ایک عاجزانہ پکار تھی اپنے اللہ کے حضور جو لکھنے والے کے قلم سے نکلی اور خدا تعالیٰ کے حضور پہنچی۔ آپ نے وہ تحریر نہ اس لئے لکھی تھی کہ وہ دنیا میں پہنچے اور نہ پہنچ سکتی تھی اگر میرے ہاتھ میں اللہ تعالیٰ اپنی مصلحت کے تحت نہ ڈال دیتا اور میں اسے شائع نہ کر دیتا۔ **اس تحریر میں حضرت مسیح موعود اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے فرماتے ہیں: اے خدا! میں تجھے کس طرح چھوڑ دوں جبکہ تمام دوست و غمخوار مجھے کوئی مدد نہیں دے سکتے اُس وقت تو مجھے تسلی دیتا اور میری مدد کرتا ہے۔ یہ اس کا مفہوم ہے۔** (ماخوذ از افتتاحی تقریر جلسہ سالانہ 1927ء)

ہر احمدی کے اخلاق کا معیار انتہائی اعلیٰ ہونا چاہئے۔ اس کی بارہا حضرت مسیح موعود نے تلقین فرمائی ہے۔ اس بارے میں آپ کا اپنا نمونہ کیا تھا اور مخالفین سے بھی آپ کس طرح حسن سلوک فرمایا کرتے تھے اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ ایک دوست نے سنایا کہ ایک دفعہ ہندوؤں میں سے ایک شدید مخالف شخص کی بیوی سخت بیمار ہوگئی۔ طبیب نے اس کے لئے جو دوائیں تجویز کیں ان میں مُشک بھی پڑتا تھا۔ جب کہیں اور سے اسے کستوری نہ ملی تو وہ شرمندہ اور نادم سا حضرت مسیح موعود کے پاس آیا اور آ کر عرض کیا کہ اگر آپ کے پاس مُشک ہو تو عنایت فرمائیں۔ غالباً اسے ایک یا دو رتّی مُشک کی ضرورت تھی مگر اس کا اپنا بیان ہے کہ حضرت مسیح موعود مُشک کی شیشی بھر کر لے آئے اور فرمایا آپ کی بیوی کو بہت تکلیف ہے یہ سب لے جائیں۔

(ماخوذ از خطبات محمود جلد 15 صفحہ 124)

اشتعال انگیزی سے بچنے کے لئے حضرت مسیح موعود کی کیا تعلیم ہے۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ طاعون طعن سے نکلا ہے اور طعن کا معنی نیزہ مارنا ہیں۔ پس وہی خدا جس نے حضرت مسیح موعود کے وقت آپ کے دشمنوں کے متعلق قہری جلوہ دکھایا وہی اب بھی موجود ہے اور اب بھی ضرور اپنی طاقتوں کا جلوہ دکھائے گا اور ہرگز خاموش نہ رہے گا۔ ہاں! ہم خاموش رہیں گے اور جماعت کو نصیحت کریں گے کہ اپنے نفسوں کو قابو میں رکھیں اور دنیا کو دکھا دیں کہ ایک ایسی جماعت بھی دنیا میں ہوسکتی ہے جو تمام قسم کی اشتعال انگیزیوں کو دیکھ اور سن کر امن پسند رہتی ہے۔

(ماخوذ از حالات حاضرہ کے متعلق جماعت احمدیہ کو اہم ہدایات)

یہ دعا کا قصہ پہلے بھی سنا چکا ہوں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود درد سے دعا کرتے تھے تو ایک تو بددعا نہیں دینی۔ دوسرے ہر فتنے کی صورت میں ہم نے امن پسند رہنا ہے۔ دعا میں خاص حالت پیدا کرنے کے لئے حضرت مسیح موعود نے ایک رہنمائی فرمائی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ’’حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے کہ اگر کوئی شخص یہ سمجھے کہ دعا کے وقت حقیقی تضرع اس میں پیدا نہیں ہوتا تو وہ مصنوعی طور پر رونے کی کوشش کرے اور اگر وہ ایسا کرے گا تو اس کے نتیجہ میں حقیقی رقت پیدا ہو جائے گی۔‘‘ (خطبات محمود جلد 15 صفحہ 166)

پھر دعا میں کیسی حالت پیدا کرنے کی ضرورت ہے اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ فرماتے ہیں کہ ’’ہماری بعض معاملات میں ناکامیاں اور دشمنوں میں اس طرح گھرے رہنا صرف اس لئے ہے کہ ہمارا ایک حصہ ایسا ہے جو دعا میں سستی کرتا ہے۔ (اور آج بھی یہ حقیقت ہے) اور بہت ایسے ہیں جو دعا کرنا بھی نہیں جانتے۔ اور ان کو یہ بھی نہیں پتا کہ دعا کیا ہے؟ (انقلاب انقلاب کی باتیں تو ہم کرتے ہیں لیکن اس میں بہت کمزوری ہے۔) اس کے متعلق حضرت مسیح موعود نے فرمایا ہے کہ دعا موت قبول کرنے کا نام ہے۔ اور آپ فرمایا کرتے تھے جو منگے سو مر رہے جو مرے سو منگن جائے۔ یعنی کسی سے سوال کرنا یا مانگنا ایک موت ہے اور موت وارد کئے بغیر انسان مانگ نہیں سکتا۔ جب تک وہ اپنے اوپر ایک قسم کی موت وارد نہیں کر لیتا وہ مانگ نہیں سکتا۔ پس دعا کا یہ مطلب ہے کہ انسان اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے کیونکہ جو شخص جانتا ہے کہ میں یہ کام کرسکتا ہوں وہ کب مدد کے لئے کسی کو آواز دیتا ہے۔ کیا یہ ہوتا ہے کہ ایک شخص کپڑے پہننے کے لئے محلّے والوں کو آوازیں دیتا پھرے کہ آؤ مجھے کپڑے پہناؤ یا تھالی دھونے کے لئے، (پلیٹ دھونے کے لئے) دوسروں سے کہتا پھرے کہ مجھے آ کے پلیٹ دھلوا دو یا قلم اٹھانے کے لئے دوسرے کا محتاج بنتا ہے۔ انسان دوسروں سے اس وقت مدد کی درخواست کرتا ہے جب وہ جانتا ہے کہ یہ کام میں نہیں کرسکتا۔ ورنہ جس کو یہ خیال ہو کہ میں خود کر سکتا ہوں وہ دوسروں سے مدد نہیں مانگا کرتا۔ وہی شخص دوسروں سے مدد مانگتا ہے جو یہ سمجھے کہ میں یہ کام نہیں کرسکتا۔ اسی طرح خدا تعالیٰ سے بھی وہی شخص مانگ سکتا ہے جو اپنے آپ کو اس کے سامنے مرا ہوا سمجھے اور اس کے آگے اپنے آپ کو بالکل بے دست و پا ظاہر کرے۔ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انسان میرے رستے میں جب تک مر نہ جائے اس وقت تک دعا دعا نہ ہوگی کیونکہ پھر تو بالکل ایسا ہی ہے کہ ایک شخص قلم اٹھانے کی طاقت اپنے اندر رکھتا ہو دوسروں کو مدد کے لئے آوازیں دے۔ کیا اس کا ایسا کرنا ہنسی نہ ہوگا۔ جب ایک شخص جانتا ہو اس میں اتنی طاقت ہے کہ قلم اٹھا سکے تو اس کی مدد نہیں کرے گا۔ اسی طرح جو شخص یہ سمجھتا ہے کہ میں خود فلاں کام کرسکتا ہوں وہ اگر اس کے لئے دعا کرے تو اس کی دعا دراصل دعا نہیں ہوگی۔ دعا اسی کی دعا کہلانے کی مستحق ہوگی جو اپنے اوپر ایک موت طاری کرتا ہے اور اپنے آپ کو بالکل ہیچ سمجھتا ہے۔ جو انسان یہ حالت پیدا کرے وہی خدا کے حضور کامیاب اور اسی کی دعائیں قابل قبول ہوسکتی ہیں۔‘‘ (ماخوذ از خطبات محمود جلد 9 صفحہ 104)

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم اپنے اندر اخلاق کے بھی اعلیٰ معیار قائم کریں اور عبادتوں کے بھی اعلیٰ معیار قائم کرنے والے ہوں اور خدا تعالیٰ ہمیں مقبول دعاؤں کی بھی توفیق دے اور اس کا حق ادا کرنے والا بنائے۔

ل۔ نسیم

میرے ابو مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب کی یادیں

میرے ابو مکرم چوہدری نسیم احمد صاحب، حضرت چوہدری علی محمد صاحب بی اے بی ٹی (جنہیں 1906ء میں حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کا شرف حاصل ہوا) کے سب سے چھوٹے بیٹے تھے۔ پیدائش اور تعلیمی مدارج ربوہ ہی میں طے ہوئے۔ ہاکی اور کرکٹ کے بہترین کھلاڑی تھے۔ ان کی وکٹ کیپنگ بہت شاندار تھی۔ جب بچے تھے تو ایک دفعہ گیند سے ڈر گئے اور اب اس بات کو یاد کرتے ہوئے بڑے فخر سے کہا کرتے تھے کہ ’’جو بچپن میں گیند سے ڈرتا تھا، بڑے ہونے کے بعد گینداس سے ڈرتی تھی۔‘‘ اور حقیقتاً ان کا کھیل دیکھنے والے آج بھی ان کی صلاحیتوں کے معترف ہیں۔

ابو تقریباً تیس برس مسلم کمرشل بینک سے وابستہ رہے۔ نہایت فرض شناس افسر تھے۔ عزیز و احباب اور واقف کاروں کے تمام مسائل جوان کے اختیار میں ہوتے۔ خوشدلی سے حل کیا کرتے تھے۔

نہایت سادہ مزاج تھے۔ بیرون ملک جانے کا بھی موقع ملا اور کسی حد تک تیاری بھی کر لی مگر **میرے دادا جان نے سرسری طور پر اظہار کیا کہ تم بھی چلے گئے تو ہم بالکل اکیلے رہ جائیں گے۔ بس یہ سننا تھا کہ ساری تیاری وہیں چھوڑ دی** اور جانے کا ارادہ بھی ترک کر دیا اور ہمیشہ اس بات پر مطمئن نظر آتے تھے کہ میں نے اپنے والدین کی خاطر باہر جانے کا ارادہ چھوڑا اور اللہ تعالیٰ نے یہیں مجھے اپنی ہر نعمت سے نواز دیا اور کبھی کسی چیز کی کمی محسوس نہ ہونے دی۔ مگر عاجزی و انکساری کا یہ عالم تھا کہ میز کرسی کی بجائے زمین پر بیٹھ کر کھانا کھانا زیادہ پسند کرتے تھے۔ رزق کا اس قدر احترام تھا کہ روٹی کا ایک ذرہ بھی زمین پر گر جاتا تو اسے اٹھا لیتے اور ہر نوالے پر اللہ کا شکر ان کی زبان سے ادا ہوتا اور ہمیں بھی اس کی بطور خاص تاکید کرتے۔ اور کہتے کبھی کسی کو پانی دینے یا پلانے سے انکار نہ کرو۔ کبھی اپنے گھر میں کسی خرابی کی وجہ سے پینے کا پانی کم مقدار میں ہوتا اور کوئی پانی لینے کے لئے دروازے پر آتا تو کبھی خالی ہاتھ نہ لوٹاتے جتنا بھی موجود ہوتا اس میں سے کچھ نہ کچھ ضرور دے دیتے۔ یہاں تک کہ گھر میں موجود پالتو بلی کے کھانے کا بھی خیال رکھتے اور روزانہ اس کے لئے گوشت لاتے اور خود اسے ڈالتے۔ شاید ان کے یہی اوصاف اللہ کو پسند تھے کہ ان کی زندگی میں بھی اور بعد میں بھی رزق کی فراوانی میں کوئی کمی نہیں آئی۔

میری امی (جو مولانا عبدالرحیم صاحب درد کی پوتی ہیں) اپنے والدین کی اکلوتی اولاد ہیں۔ نہایت کم عمری میں والد صاحب کا سایہ سر سے اٹھ گیا تھا۔ اور امی آج بھی بیان کرتی ہیں کہ ابو نے کچھ اس طرح ان سے ساتھ نبھایا کہ انہیں ان رشتوں کی کمی بھی محسوس نہیں ہونے دی۔ ہر دم ان کا سایہ بنے رہتے۔ بعض دفعہ کوئی ہنستا یا مذاق میں کچھ کہتا تو بالکل کان نہیں دھرتے تھے۔ مال کے کام کے سلسلے میں حلقہ کے دفتر میں بیٹھتے تو درمیان میں ایک دو بار اٹھ کر گھر آتے کہ کوئی مشکل یا مسئلہ تو نہیں یا طبیعت تو خراب نہیں۔ گیٹ کی ایک چابی ہمیشہ اپنے پاس رکھتے کہ بار بار آنے جانے سے امی کو گیٹ کھولنے کا مسئلہ نہ ہو۔ نہ صرف امی کا بلکہ میری نانی اماں کا بھی بے حد خیال رکھا۔ ان کے اکیلے ہونے کی وجہ سے انہیں رہائش کے لئے اپنے گھر لے آئے اور تاوفات نانی اماں ہمارے ساتھ ہی رہیں۔

بینک سے ریٹائرمنٹ کے بعد اپنے حلقہ (حلقہ بشیر) میں سیکرٹری مال کی حیثیت سے فرائض سنبھالے اور بے حد لگن اور جانفشانی سے ان فرائض کو آخر تک نبھایا۔ آخری حسابات بھی اپنے ہاتھوں سے مکمل کئے۔ جنہیں دو دن کے بعد جمع کروانا تھا مگر اس کی مہلت نہ مل سکی۔

سب احباب جماعت سے درخواست ہے کہ میرے ابو کی مغفرت اور بلندی درجات اور اس صدمے کو صبر و ہمت سے برداشت کرنے کی توفیق کے لئے خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اللہ تعالیٰ سب سے راضی ہو۔ آمین

دنیاوی رنج و راحت گزرنے والی چیزیں ہیں

حضرت مسیح موعود کے ایک مکتوب سے اقتباس:۔

’’میری زندگی صرف احیائے دین کے لئے ہے اور میرا اصول دنیا کی بابت یہی ہے کہ جب تک اس سے بکلی منہ نہ پھیر لیں ایمان کا بچاؤ نہیں۔ راحت و رنج گزرنے والی چیزیں ہیں اگر ہم دنیا کے چند دم مصیبت و رنج میں کاٹیں گے تو اس کے عوض جاودانی میں راحت پائیں گے۔ بہشت انہی کی وراثت ہے جو دنیا کے دوزخ کو اپنے لئے قبول کرتے ہیں اور لذات عیش و عشرت دنیوی کے لئے مرے نہیں جاتے۔ دنیا کیا حقیقت رکھتی ہے اور اس کے رنج و راحت کیا چیز ہیں جس کو آخری خوشحالی کی خواہش ہے اس کے لئے یہی بہتر ہے کہ تکالیف دنیوی کو بانشراح صدر اٹھائے اور اس ناپاک گھر کی عزت اور ذلت کو کچھ چیز نہ سمجھے۔ یہ دنیا بڑا دھوکہ دینے والا مقام ہے جس کو آخرت پر ایمان ہے وہ کبھی اس غم سے غمگین اور نہ اس کی خوشی سے خوش ہوتا ہے۔‘‘ (الفضل 20 جنوری 2001ء)

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 121816 میں ودود احمد

ولد ظہور احمد قوم وڑائچ پیشہ کاروبار عمر 48 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Wah Cant ضلع و ملک راولپنڈی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 ستمبر 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 27 ہزار روپے ماہوار بصورت Busines مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ ودود احمد گواہ شد نمبر 1۔ نصیر احمد ولد شریف احمد ناصر گواہ شد نمبر 2۔ ظہور احمد ولد نظام دین

مسل نمبر 121817 میں صبغۃ اللہ

ولد عبدالسمیع قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن لاہور ضلع و ملک لاہور پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 اپریل 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3 ہزار ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ صبغۃ اللہ گواہ شد نمبر 1۔ ارشاد احمد ولد محمد اسماعیل گواہ شد نمبر 2۔ شاہد منیر ولد محمد منیر

مسل نمبر 121818 میں محمد اصغر

ولد غلام فرید مرحوم قوم راجپوت پیشہ ملازمتیں عمر 56 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالعلوم غربی صادق ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 جون 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) Agr Land 89Kinal لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 8 ہزار 50 روپے + 7 ہزار 388 روپے ماہوار بصورت Salary + Pension مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ محمد اصغر گواہ شد نمبر 1۔ محمد شاہد اقبال ولد محمد حنیف مجاہد گواہ شد نمبر 2۔ مجید احمد ولد سعید احمد

مسل نمبر 121819 میں وقاص احمد

ولد اشفاق احمد قوم سندھو جٹ پیشہ طالب علم عمر 16 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد غالب ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 5 ستمبر 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ وقاص احمد گواہ شد نمبر 1۔ تقی احمد ولد محمد رفیق گواہ شد نمبر 2۔ محمد احمد ولد اشفاق احمد

مسل نمبر 121820 میں جمیلہ مبشر

زوجہ مبشر احمد خالد قوم ملک پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 28 جون 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ جمیلہ مبشر گواہ شد نمبر 1۔ ناصر احمد طاہر ولد محمد اشرف شاکر گواہ شد نمبر 2۔ حافظ محمد اشرف شاکر ولد محمد نواز مرحوم

مسل نمبر 121821 میں طارق احمد آصف

ولد محمد اشرف شاکر قوم اعوان پیشہ غیر ہنر مند مزدوری عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن نصیر آباد رحمٰن ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مئی 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 11 ہزار روپے ماہوار بصورت Salary مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ طارق احمد آصف گواہ شد نمبر 1۔ محمد اشرف شاکر ولد محمد نواز گواہ شد نمبر 2۔ ناصر احمد طاہر ولد محمد اشرف شاکر

مسل نمبر 121822 میں قدسیہ بانو

بنت عبدالقیوم ضیاء قوم مغل پیشہ طالب علم عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی طاہر ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16 ستمبر 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) زیور 10 گرام 39 ہزار 249 روپے اس وقت مجھے مبلغ 200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ قدسیہ بانو گواہ شد نمبر 1۔ جری اللہ طاہر ولد عبدالقیوم گواہ شد نمبر 2۔ عبدالقیوم ولد حافظ عبدالقدوس

مسل نمبر 121823 میں ادیبہ مشہود

زوجہ سید مشہود احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی حلقہ بیت المبارک ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ادیبہ مشہود گواہ شد نمبر 1۔ سید مشہود احمد ولد سید مسعود احمد گواہ شد نمبر 2۔ سید محمود احمد ولد سید مسعود احمد

مسل نمبر 121824 میں سارہ صباحت

بنت سید مشہود احمد قوم سید پیشہ طالب علم عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالصدر شرقی حلقہ بیت المبارک ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 13 جولائی 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سارہ صباحت گواہ شد نمبر 1۔ سید مشہود احمد ولد مسعود احمد گواہ شد نمبر 2۔ ناصر دؤد احمد ولد سید مسعود احمد

مسل نمبر 121825 میں زبیر محمود کھوکھر

ولد خالد محمود کھوکھر قوم کھوکھر پیشہ طالب علم عمر 17 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالفتوح شرقی ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2015ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1 ہزار روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ زبیر محمود کھوکھر گواہ شد نمبر 1۔ محمد زاہد ولد میاں نور احمد گواہ شد نمبر 2۔ خالد محمود کھوکھر ولد شریف احمد کھوکھر

مسل نمبر 121826 میں نذیر احمد

ولد معراج دین قوم آرائیں پیشہ کاروبار عمر 46 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چنیوٹ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 31 اگست 2015 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) پلاٹ 5 مرلہ 2 لاکھ روپے (2) پلاٹ 5 مرلہ 20 لاکھ روپے (3) 2Shops Shared 30 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 30 ہزار روپے ماہوار بصورت Busines مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ نذیر احمد گواہ شد نمبر 1۔ لقمان احمد ساقی ولد نذیر احمد سانول گواہ شد نمبر 2۔ محمد اکرم ولد محمد یوسف

مسل نمبر 121827 میں ماریہ ریاست

بنت ریاست احمد گوندل قوم گوندل پیشہ طالب علم عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالیمن وسطی حد ربوہ ضلع و ملک چنیوٹ پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25 اگست 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ ماریہ ریاست گواہ شد نمبر 1۔ محمد اکرم خالد ولد چوہدری اللہ بخش دیو گواہ شد نمبر 2۔ عنایت اللہ فاروق ولد فضل احمد

مسل نمبر 121828 میں سحر ناصر

بنت ناصر احمد سعید قوم راجپوت پیشہ طالب علم عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27 مارچ 2015 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ۔ سحر ناصر گواہ شد نمبر 1۔ فرحان ناصر ولد ناصر احمد سعید گواہ شد نمبر 2۔ عاصم احمد ولد ناصر احمد سعید

مسل نمبر 121829 میں خلیل احمد

ولد رشید الدین قوم مغل پیشہ کاروبار عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن Darul Fazal ضلع و ملک فیصل آباد پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 12 دسمبر 2014 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (1) مکان 2.5 مرلہ 18 لاکھ روپے اس وقت مجھے مبلغ 10 ہزار روپے ماہوار بصورت Income مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصّہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد۔ خلیل احمد گواہ شد نمبر 1۔ رفیق احمد ولد چوہدری غلام رسول گواہ شد نمبر 2۔ الطاف احمد ولد محمد حنیف

ہومیو پیتھک ادویات و علاج کیلئے با اعتماد نام

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور ربوہ

ڈگری کالج روڈ رحمٰن کالونی ☆ راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک

0333-9797797 ☆ 0333-9797798

047-6211399 ☆ 047-6212399

ایم ٹی اے پروگرام

17 دسمبر 2015ء

12:25 am فرنچ سروس
1:20 am دینی وفقہی مسائل
1:50 am کڈز ٹائم
2:25 am نعتیہ محفل
3:10 am خطبہ جمعہ فرمودہ 15 جنوری 2010ء
4:10 am انتخاب سخن
5:20 am عالمی خبریں
5:40 am تلاوت قرآن کریم
5:55 am آؤ حسن یار کی باتیں کریں
6:15 am الترتیل
6:40 am اطفال الاحمدیہ یوکے ریلی
7:45 am دینی وفقہی مسائل
8:20 am نعتیہ محفل
9:05 am فیتھ میٹرز
9:55 am لقاء مع العرب
11:05 am تلاوت قرآن کریم
11:20 am درس ملفوظات
11:30 am یسرنا القرآن
12:00 pm نیوزی لینڈ پارلیمنٹ میں استقبالیہ تقریب 4 نومبر 2013ء
12:55 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
1:55 pm ترجمۃ القرآن کلاس
3:00 pm انڈونیشین سروس
3:55 pm جاپانی سروس
5:00 pm تلاوت قرآن کریم
5:15 pm درس ملفوظات
5:20 pm یسرنا القرآن
6:00 pm Beacon of Truth (سچائی کا نور)
7:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2015ء (بنگلہ ترجمہ)
8:05 pm شان محمدؐ۔ مذاکرہ
8:30 pm خلافت احمدیہ سال بہ سال
8:55 pm Persian Service
9:25 pm ترجمۃ القرآن کلاس
10:30 pm یسرنا القرآن
11:00 pm عالمی خبریں
11:20 pm نیوزی لینڈ میں استقبالیہ تقریب

☆......☆......☆

تصحیح

الفضل 12 دسمبر صفحہ 3 کالم 3 پر مکرم کنور ادریس صاحب کا ذکر ہے جو مکرم چوہدری غلام اللہ باجوہ صاحب کے داماد ہیں۔ سہواً چوہدری غلام احمد باجوہ شائع ہوگیا ہے

ربوہ میں طلوع وغروب وموسم۔15 دسمبر

طلوع فجر	5:33
طلوع آفتاب	6:58
زوال آفتاب	12:58
غروب آفتاب	5:08
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت	21 سنٹی گریڈ
کم سے کم درجہ حرارت	5 سنٹی گریڈ
موسم خشک رہنے کا امکان ہے	

ایم ٹی اے کے اہم پروگرام

15 دسمبر 2015ء

6:25 am بیت المقیت میں استقبالیہ تقریب
8:15 am خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جنوری 2010ء
9:55 am لقاء مع العرب
2:00 pm سوال وجواب
4:00 pm خطبہ جمعہ فرمودہ 11 دسمبر 2015ء
11:20 pm گلشن وقف نو

احمد ٹریولز انٹرنیشنل
گورنمنٹ لائسنس نمبر 2805
یادگار روڈ ربوہ
اندرون وبیرون ہوائی ٹکٹوں کی فراہمی کیلئے رجوع فرمائیں
Tel:6211550 Fax 047-6212980
Mob:0333-6700663
E-mail:ahmadtravel@hotmail.com

WARDA فیبرکس ڈیزائن 2015-16
جلسہ سالانہ قادیان کی خوشی میں سردیوں کی تمام ورائٹی پر سیل جاری ہے
سیل سیل سیل لیلن 3P، کھدر 3P، کاٹن 3P
چیمہ مارکیٹ ربوہ: 0333-6711362

ضرورت ہے
میٹرک، ایف اے پاس
چند ملازمین کی ضرورت ہے
خورشید یونانی دواخانہ ربوہ فون: 6211538

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,
Sheets &Coil
JK STEEL
Lahore

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
چیف ایگزیکٹو: چوہدری اکبر علی
0300-9488447
042-35301547,35301548
042-35301549,35301550
E_mail:umerestate786@hotmail.com

ٹاپ برانڈز ڈیزائنرز فور سیزن دستیاب ہیں
انصاف کلاتھ ہاؤس
Men Women Kids
سیلز مین کی ضرورت ہے۔
ریلوے روڈ۔ ربوہ فون شوروم: 047-6213961

امتیاز ٹریولز انٹرنیشنل
بالمقابل ایوان محمود ربوہ
گورنمنٹ لائسنس نمبر 4299
اندرون ملک اور بیرون ملک ٹکٹوں کی فراہمی کا ایک با اعتماد ادارہ
TeL:047-6214000,Fax:047-6215000
Mob:0333-6524952
E_mail:imtiaztravels@hotmail.com

ملٹی لنکس انٹرنیشنل کارگو کوریئر
یادگار روڈ۔ ربوہ
دنیا کے تمام ممالک میں پارسل اور قیمتی دستاویزات بذریعہ FedEx اور DHL مناسب ریٹس
نعیم احمد شاہد: 0321-7918563,0333-2163419
047-6213567,6213767

Study in Canada
GEORGIAN
YOUR COLLEGE · YOUR FUTURE
Ranked No.1 in Canada as a Co-op Govt. College, Establish 1967.
Visit / Contact us for admission
EC Education Concern
67-C, Faisal Town
Lahore, Pakistan
+92-42-35177124
+92-302-8411770
+92-331-4482511
farrukh@educationconcern.com
www.educationconcern.com
Skype counseling.educon

خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے عمدہ، دلکش اور حسین زیورات کا مرکز
امین جیولرز
سراج مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ دکان: 0476213213
موبائل: 0333-5497411

ونٹر سیزن، آکسفورڈ، بونینزا، موڈ اور دیگر برانڈز کی ورائٹی
لاثانی گارمنٹس
لیڈیز جینٹس اینڈ چلڈرن امپورٹڈ اینڈ ایکسپورٹ کوالٹی گارمنٹس، پینٹ شرٹ، پینٹ کوٹ شیروانی سکول یونیفارم، لیڈیز شلوار قمیص، ٹراؤزر شرٹ
فضل عمر مارکیٹ بانو بازار ربوہ
047-6215508,0333-9795470

خدا کے فضل ورحم کے ساتھ
اک قطرہ اس کے فضل نے دریا بنا دیا
سونے کے زیورات کے جدید اور اعلیٰ منفرد ڈیزائن
گولڈ پیلس جیولرز
بلڈنگ ایم ایف سی اقصیٰ روڈ ربوہ
پروپرائٹر: طارق محمود اظہر 03000660784
047-6215522

FR-10

STUDY IN GERMANY
Bachelor (with Foundation Year) & Master Degree Programmes Available
FREE DEGREE PROGRAMMES
Science / Engineering / Management
Medicine / Economics / Humanities
Get 18 Months Job Search Time After Masters Degree & Even Work Allowed During Studies
APPLY NOW (Requirement)
- Intermediate with above 60%
- A-Level Students
- Bachelor Students with min 70%
- Students awaiting result can also apply
Consultancy + Admission Assistance + Documentation
Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam in Germany
Office Tel: 0049 7940 5035030 (Monday-Friday), Fax: 0049 7940 5035031
Web: www.erfolgteam.com , E-mail: info@erfolgteam.com